بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً ۔ أَمَّا بَعْدُ:

096: باب 55- اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر صرف جنت ہی مانگی جائے۔

[(سنن أبي داود: 1671)]

اگلے باب میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کا تعلق اسی بات سے ہے ایک حدیث ہے: ”باب لا یسأل بوجه الله إلا الجنة“ (اللہ تعالیٰ کے چہرے سے اللہ تعالیٰ کے نام سے صرف جنت ہی طلب کی جاتی ہے کوئی اور چیز نہیں)۔

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إِلا الْجَنَّةُ“ (اللہ تعالیٰ کے چہرۂ مبارک سے سوال صرف جنت کا ہی کیا جاتا ہے)۔ اسے أبوداود نے روایت کیا ہے حدیث نمبر 1671۔

اس عظیم حدیث میں ایک چھوٹا سا جملہ ہے ”لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إِلا الْجَنَّةُ“ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں منع کر رہے ہیں کہ کبھی سوال نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کے چہرۂ مبارک سے سوائے جنت کے۔

جب بھی سوال کرو ناں اللہ تعالیٰ سے ”أللهم إنى أسئلك الجنة“۔

دنیا کا سوال نہ کریں دنیا میں تکلیف ہے بیماری ہے، بے روزگاری دعا کریں لیکن اللہ تعالیٰ کے چہرے کو وسیلہ بنا کر کہ اللہ تعالیٰ میں تیرے بابرکت چہرے کو وسیلہ بنا کر تجھ سے سوال کرتا ہوں تو پھر جنت کا سوال ہی کرنا۔

یہاں پر ایک بات یہ بھی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمہیں اللہ کی قسم ہے دعوت کھاؤ اللہ کے لیے دعوت کھاؤ، یہ غلط بات ہے۔

بھئی ایک شخص ہے آپ کا مہمان ہے یہ آپ کو ملنے آیا ہے جتنا اس کے پاس وقت تھا وہ آیا ہے اللہ اس کو جزائے خیر دے کیوں مجبور کرتے ہو کہ نہیں قسم سے کھا کر جاؤ گے کیوں اسے مجبور کرتے ہو؟!

آپ کو پتہ ہے کہ اس کے پیچھے کتنی ذمہ داریاں ہیں اس نے کیا کرنا آپ کی اس قسم کو پورا کرتے کرتے ہو سکتا ہے کہ اُس کا کوئی ضروری کام رہ جائے تو یہ طریقہ غلط ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہیں تاکہ اسے پتہ چلے میں سچا ہوں کیونکہ بعض لوگوں کے گھر جاتے ہیں تو بے چارے ایسے بیٹھ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کب جائیں گے یہ ! یہ کس نے کہا ہے کہ وہ بے چارے اس لیے بیٹھے ہیں کہ وہ کہیں کب جائیں ہو سکتا ہے ان کے پاس کچھ نہ ہو اس کا ویلکم (welcome) کرنے کا طریقہ ہے استقبال کا طریقہ کار تھا تمہارے لیے کہ مسکرا کر اس نے آپ کو اپنے گھر میں بٹھایا ہے اور پانی کا گلاس دے دیا ہے وہ کافی نہیں ہے تمہارے لیے ! کب بھرے گا یہ پیٹ ؟!

تو پیٹ کو آگے لے جا کر کسی کے گھر نہ جایا کریں آپ وہاں پر جائیں اُس کا حق ادا کریں مسلمان بھائی ہے آپ اس کی زیارت کے لیے گئے ہیں تو پھر ارد گرد نہ دیکھیں کہ کیا رکھا ہے کھانے کے لیے پینے کے لیے اس کے آداب ہیں شریعت ہمیں آداب سکھا رہی ہے۔

اس لیے یاد رکھیں کسی کو زبردستی نہ کیا کریں کوئی آ سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو جزائے خیر دے، نہیں آ سکتا معذرت کر لی ہے تو اُس کی معذرت قبول کرو اور دل میں رنج بھی نہ رکھو کہ بھئی اس کو دیکھیں اس کے اندر واقعی میرے ساتھ دوستی ہوتی یا محبت ہوتی تو میرے پاس ضرور آتا فلاں شخص نے بلایا تھا یہ گیا تھا تو میرے پاس نہیں آتا یہ ! یہ سوچ اچھی نہیں ہے۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں :

1۔اللہ تعالیٰ کی صفۃ الوجہ اللہ تعالیٰ کے چہرے کا ثبوت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالیٰ "من غير تعطيل ولا تحريف ومن غير تكييف ولا تمثيل" بغیر انکار کے، بغیر تحریف کرنے کے کہ چہرے کا مطلب عظمت ہے، اور بغیر تکییف کے کہ چہرہ ہے تو کیسا ہے جیسا کہ مخلوق کا چہرہ ہے جیسا کہ انسان کا چہرہ ہے، نہیں ! بغیر تکییف کے، اور بغیر تمثیل کے کہ اگر ہے تو پھر کس کی مثل ہے۔

یہ ساری کی ساری یہ چار شرطیں ہیں ان کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اسماء والصفات اہل سنت والجماعت ثابت کرتے ہیں۔

2۔ جنت کا سوال اللہ تعالیٰ کے چہرے کو وسیلہ بنا کر کیا جا سکتا ہے جائز ہے۔

3۔اللہ تعالیٰ کے چہرے کی تعظیم کرنا فرض ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کے چہرے کو وسیلہ بنا کر جنت کے سوا کوئی اور چیز مانگنا حرام ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال: اگر کسی جگہ میرا کام رکا ہوا ہے تو وہاں بھی میں یہ نہیں بول سکتا کہ اللہ کے لیے میرا یہ کام کر دو؟

جواب: نہیں، یہ تو آپ کا حق ہے۔ایک شخص ہے بار بار آپ کے کام میں سستی کا راستہ اختیار کیا ہوا ہے آپ کا حق آپ کو نہیں دے رہا آپ اسے یاد دلاتے ہیں کہ اللہ کے لیے میرا کام کر دو اس میں کیا حرج ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

اللہ کے لیے میری بات سنو، اللہ کے لیے میرا یہ کام کر دو، جب کہ وہ کر سکتا ہے۔ ہے ایک شخص معذور ہے نہیں کر سکتا اس کے بس میں بھی نہیں ہے آپ کہتے ہیں کہ نہیں اللہ کے لیے میرا کام کر دے تو وہ کیسے کرے گا اللہ کے لیے کام؟! لیکن ایک فائل آپ کے کسی آفس میں پھنسی ہوئی ہے وہ رشوت مانگتا ہے آپ سے، کہتا ہے کہ نہیں جب تک دو گے نہیں میں کروں گا نہیں آپ اسے اللہ سے ڈرائیں گے نہیں ڈرائیں گے کہ بھئی اللہ کے لیے میرا کام کریں رشوت نہیں دوں گا میں؟ اللہ تعالی سے ڈرانا ہے اللہ کا نام لیناہی کافی ہے اسے ڈرانے کے لیے۔

اگر آپ کے پاس کوئی راستہ ہے تو درست ہے یعنی میرے بھائی قرآئن دیکھا کریں کہ قرآئن کیا ہے۔ کوئی شخص کہتا ہے کہ میری جیب کاٹی گئی ہے، ''بھئی دکھائیں کہاں جیب کاٹی گئی کیسے کاٹی گئی؟''۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حرم کے اندر سے چوری ہوئی ہے۔ سچے بھی ہوتے ہیں جھوٹے بھی ہوتے ہیں آپ کو کیا پتہ سچا ہے یا جھوٹا ہے! اس صورت میں آپ اس کی مدد کر سکتے ہیں تو کریں، اللہ کا نام لے رہا ہے ہو سکتا ہے وہ سچا ہو اگرچہ پروفیشنلز بھی موجود ہیں لیکن سچوں کے ساتھ جب جھوٹے مل جاتے ہیں پھر مسئلہ ہو جاتا ہے۔ یہی میں کہہ رہا ہوں تو اس صورت میں آپ کو تحقیق کرنا چاہیے تو یہ آپ کا حق ہے آپ کو یقین ہو جائے جھوٹا ہے تو نہ دیں۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

mp3 Audio

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (096.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔